(۱۷)

(فرمودہ ۲۴- مارچ ۱۹۲۸ء بمقام باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام- قادیان)

رسول کریم ﷺ نے عید کے دنوں کے متعلق فرمایا ہے یہ کھانے پینے کے دن ہیں-[۱] اور ایک عید کے متعلق جو موجودہ عید ہے آپ کی سنت تھی کہ گھر سے کچھ کھا کر نماز کے لئے چلتے تھے-[۲] اور دوسری عید کے متعلق آپ کی یہ سنت تھی کہ نماز کے بعد قربانی کا گوشت جب تک استعمال کے قابل نہ ہو جاتا آپ پسند نہ کرتے کہ اس وقت تک کچھ کھایا جائے-[۳] کیونکہ قربانی کی خوشی اسی وقت پورے طور پر ہو سکتی ہے جب انسان خود اس کا گوشت استعمال کرے- وہ روزہ نہیں ہوتا تھا بلکہ قربانی کی خوشی کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے قربانی کا گوشت استعمال کرنے کے لئے وقفہ ہوتا تھا- بعض لوگ سمجھتے ہیں وہ روزہ ہے مگر روزہ نہیں- اس وقت تک کھانے سے رُکنا اس لئے نہیں کہ روزہ ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اس دن جو خاص کھانا تیار کیا گیا ہے وہ کھایا جائے-

تو عید کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس دن لوگ کھاتے پیتے ہیں اور ساری دنیا میں یہی ہوتا ہے- جہاں میلے ہوتے ہیں وہاں کھانے پکائے جاتے ہیں- یورپ میں بھی رواج ہے جیسے بڑا دن ہے-[۴] اس کے لئے خاص کھانے مقرر ہوتے ہیں- ایک مرغا جسے ٹرکی کہا جاتا ہے خصوصیت سے اس دن پکایا جاتا ہے- یا کرسمس پڈنگ ہوتے ہیں- خاص قسم کی مٹھائی اور کھانے ہوتے ہیں- تو ہر ملک میں ایسے موقعوں پر خاص کھانے تیار کئے جاتے ہیں اور یہ عید کی ایک علامت رکھی گئی ہے- قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے-[۵] بے شک کھانا عید کی علامت ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ بتایا ہے کہ عیدیں دو قسم کی ہوتی ہیں- ایک عید ناقص ہوتی ہے جو ہمارے اپنے پکائے ہوئے کھانے کھانے سے ہو جاتی ہے لیکن ایک عید کامل ہوتی ہے-

مومن کے لئے ہر چیز میں سبق ہوا کرتا ہے- اس کے لئے خدا تعالیٰ کی کائنات کھلی ہوئی کتاب ہوتی ہے-[۶] یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی پہلی سورۃ کا نام فاتحہ رکھا گیا ہے- اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ مومن کے لئے ہر بات کھلی ہوئی ہے- کئی لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ

مرزا صاحب اچھے آئے کہ طاعون پڑنے لگ گئی فلاں عذاب آگیا۔ آج کی مکھیوں سے بھی ایک نکتہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مکھیاں جو شہد لاتی ہیں ان کو خدا نے ڈنگ بھی دیا ہے اور شہد کو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام سے تشبیہ دی ہے ۸؎ اس لئے نبی بھی شہد لاتے ہیں۔ جب کہ خدا تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو ڈنگ دیا ہے تو انبیاء کو کیوں نہیں دے گا۔ شہد کی ایک بوتل قرآن کریم کی ایک آیت سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ جب اس کے لئے خدا تعالیٰ نے حفاظت کا سامان کیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ نبی کے لائے ہوئے کلام کے لئے نہ ہو۔ نبی کی بعثت پر دنیا میں تباہیاں اور بربادیاں اسی لئے آتی ہیں کہ جو لوگ نبی کو برباد کرنا چاہتے ہیں ان کے شر سے محفوظ رکھا جائے۔

میں نے بتایا تھا کہ کھانے پینے کے دن عید کہلاتے ہیں مگر قرآن کریم نے بتایا ہے کہ حقیقی عید یہ نہیں جو کھانے پینے سے منائی جاتی ہے۔ حقیقی عید وہ ہے جو سورۃ مائدہ میں بیان ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے یہ دعا نازل فرمائی ہے۔ **قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔** ۹؎ عیسیٰ ابن مریم نے کہا۔ اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے مائدہ نازل کر تا کہ ہمارے پہلوں کے لئے بھی اور پچھلوں کے لئے بھی عید ہو۔

اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ مراد نہیں کہ میری جماعت کے پہلوں کے لئے بھی عید ہو اور آخری لوگوں کے لئے بھی اور درمیانی لوگ مصیبت میں رہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ کون کہتا ہے کہ میرا بڑا بیٹا بھی آرام میں رہے اور چھوٹا بھی لیکن درمیانہ دکھ میں رہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا کی ہے کہ میری پہلی بعثت میں بھی عید ہو اور جب دوسری بعثت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں ہو اس وقت بھی عید ہو۔ پس انہوں نے **عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا** میں اپنی امت کے لئے اور **اٰخِرِنَا** میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امت کے لئے دعا مانگی تھی۔ چونکہ انہوں نے اپنی قوم کے لئے جو دعا مانگی تھی اس سے مراد یہ تھی کہ ایسے سامان ہوں جن سے اس کی دولت بڑھ جائے آرام و آسائش کے سامان حاصل ہو جائیں اس لئے خدا تعالیٰ نے کہا کہ اگر قدر نہ کرو گے تو عذاب بھی نازل ہوگا۔ ۱۰؎ مگر ہمارے لئے عذاب کا خطرہ نہیں ہے کیونکہ اس دعا میں ہم

نے کچھ نہیں مانگا آپ ہی آپ ہمارے لئے دعا کی گئی ہے۔ پس ہمارے لئے مائدہ کا وعدہ تو ہے مگر عذاب کا نہیں۔ اس وجہ سے ہماری عید حضرت مسیح ناصری کی عید سے زیادہ کامل اور مکمل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت کے لوگوں نے ابھی تک اس کی پوری پوری قدر نہیں کی اور بہت کم ہیں جو اس مائدہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل ہوا اور جو خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ ایک ثابت شدہ بات ہے کہ سچی خوشی سچی امید سے پیدا ہوتی ہے۔ یقین کو دل سے نکال دو ہر وقت دوزخ میں انسان رہے گا۔ امید کو نکال دو کبھی خوشی نہ حاصل ہو سکے گی کیونکہ خوشی امید اور یقین سے حاصل ہوتی ہے۔ حتّٰی کہ چھوٹے بچے بھی اسی عید سے خوشی پاتے ہیں۔ میں نے کسی جگہ پڑھا ہے ایک عورت اور اس کا چھوٹا سا بچہ تھا۔ عورت بیمار ہوئی اور مکان کے اندر مر گئی۔ جب دیر تک اس کا دروازہ نہ کھلا تو ہمسائیوں نے دروازہ توڑ کر کھولا اور دیکھا کہ ماں مری ہوئی ہے اور بچہ اس سے کھیل رہا ہے۔ چونکہ بچہ کو یہی یقین تھا کہ اس کی ماں زندہ ہے اس لئے اس سے کھیل رہا تھا حالانکہ اس کا یہ یقین جھوٹا تھا۔ جب جھوٹی امید اور یقین بھی انسان کے لئے خوشی اور مسرت پیدا کر دیتا ہے تو جسے سچا یقین ہو کہ دنیا میں میں غالب ہوں گا خدا تعالیٰ نے میرے لئے برکات رکھی ہیں وہ کبھی غمزدہ نہیں ہو سکتا۔ ایک تھکا ہوا مسافر جس کے لئے ایک قدم چلنا بھی مشکل ہو اسے اگر معلوم ہو کہ اس کا ۲۰۔۳۰ سال کا چُھٹا ہوا کوئی عزیز آدھ میل کے فاصلہ پر ہے تو پھر دیکھو اس میں کیسی بشاشت اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر جس کے گھر ماتم ہوا ہو اُسے گھر سے نکلتے ہوئے بھی مصیبت معلوم ہوتی ہے۔ وجہ یہ کہ جو تھکا ہوا ہونے کے باوجود بشاش اور طاقتور ہو جاتا ہے اس کے دل میں امید پیدا ہو گئی ہے اور جو گھر سے نہیں نکل سکتا وہ ناامیدی کا شکار ہوا ہے۔

غرض امید اور یقین ہی حقیقی عید لاتا ہے اور یہ امید اور یقین ہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے۔ ؎۱ اس سے ایسی عید پیدا ہوتی ہے جو دنیا میں کسی کے لئے نہیں۔ اس وقت یورپ گھبرا رہا ہے کہ ایشیاء بیدار ہو رہا ہے نہ معلوم اب کیا حالت ہو جائے گی۔ سینکڑوں سال سے یورپ ایشیا کو لُوٹ رہا ہے۔ یہاں سے نہایت سَستی روئی لے جاتے اور نہایت گراں کپڑا لا کر فروخت کرتے ہیں۔ ایک روپیہ کی چیز لیتے ہیں اور اسی کے پھر دس وصول کرتے ہیں۔ اس طرح اہل یورپ نے بے شمار دولت جمع کر لی ہے مگر اب گھبرا رہے

۱۱

ہیں کہ کیا بنے گا۔ پھر وہ اس لئے گھبرا رہے ہیں کہ وہ مزدور جن کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے تھے اب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے حقوق ہمیں دو۔ پھر بادشاہ گھبرا رہے ہیں کیونکہ رعایا کہتی ہے ہمیں کسی بادشاہ کی ضرورت نہیں ہم ملک پر آپ حکومت کریں گے۔ پھر حکومتیں گھبرا رہی ہیں کہ کیا بنے گا کیونکہ اس قسم کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں کہ کیوں نہ گاؤں گاؤں اور شہر شہر کی حکومت اپنی ہو۔ پھر غریب گھبرا رہے ہیں کہ مالدار ہمیں کچلے ڈالتے ہیں اور مالدار گھبرا رہے ہیں کہ غریب ہمارے خلاف کھڑے ہو رہے ہیں۔ ہندو گھبرا رہے ہیں کہ مسلمان ان کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں اور مسلمان ڈر رہے ہیں کہ ہندو ان کو تباہ کر رہے ہیں۔ غرض ہر قوم ہر طبقہ اور ہر ملک میں گھبراہٹ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسی جماعت ہے جو اپنے مذہب پر پکی اور امید و یقین سے پُر ہے تو وہ احمدی جماعت ہے۔ وہ لوگ جو واقعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتے ہیں وہ سمجھتے اور یقین رکھتے ہیں کہ سب کچلے جائیں گے صرف ہم باقی رہیں گے۔ ہر ایک کو موت نظر آ رہی ہے اور صرف ہم کو زندگی دکھائی دے رہی ہے کیونکہ ہمارے متعلق ہی کہا گیا ہے۔ "آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا"۔ [۱۳] پس دوسری بادشاہتوں کو خطرہ ہے کہ وہ ٹوٹ جائیں گی مگر ہمیں امید ہے کہ بادشاہت دی جائے گی۔ حکمران ڈر رہے ہیں کہ ان کی حکومت جاتی رہے گی مگر ہم خوش ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں دی جائے گی۔ لوگ ڈر رہے ہیں کہ تباہ ہو جائیں گے مگر ہم خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہم سے وعدہ ہے کہ کوئی تمہیں تباہ نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ [۱۴] آگ سے مراد وہ مصیبتیں اور تباہیاں ہیں جو کچل دینے والی ہوتی ہیں پس وہ بلائیں اور مصیبتیں دنیا پر نازل ہو رہی ہیں جو بھسم کر دینے والی ہیں مگر خدا تعالیٰ کا کلام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔ اس میں بتایا گیا کہ کہو آگ سے نہ ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ پس یہ مصیبتیں تو ہماری ترقی کے لئے ہیں ہمیں کس طرح کچل سکتی ہیں۔ غلام کے کیا معنی ہیں یہ کہ جس کا غلام ہوتا ہے اس کا کام کرتا ہے۔ پس یہ مصیبتیں جو نازل ہو رہی ہیں ان سے کسی احمدی کو نہیں گھبرانا چاہئے کیونکہ خدا کہتا ہے یہ ہماری غلام بنائی گئی ہیں۔ یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ واسلام سے وعدہ نہیں بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ آگ غلاموں کی غلام ہے۔ گویا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہیں ان کی بھی غلام ہے۔ پس ہمارے

لئے ایسی عظیم الشان خوشی اور ایسی مسرت آمیز عید ہے کہ اور کسی کے لئے نہیں۔ بے شک موجودہ حالات میں مشکلات ہمارے لئے روک بنتی ہیں اور بعض لوگ گھبرا بھی جاتے ہیں مگر ہم جانتے ہیں یہ ہماری کامیابی کا موجب ہونگی۔ پس حقیقی عید ہمارے لئے ہی ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس الٰہی کلام کو پڑھا جائے اور سمجھا جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اترا۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے اور اس کا دودھ پیتے ہیں۔ [۱۵] دوسری کتابیں خواہ کتنی پڑھی جائیں جو سرور اور یقین قرآن کریم سے پیدا ہوتا ہے وہ کسی اور سے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح وہ سرور اور لذت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہاموں کو پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے اور کسی کتاب کے پڑھنے سے نہیں ہو سکتی۔ جو ان الہاموں کو پڑھے گا وہ کبھی مایوسی اور ناامید میں نہ گرے گا۔ مگر جو پڑھتا نہیں یا پڑھ کر بھول جاتا ہے خطرہ ہے کہ اس کا یقین اور امید جاتی رہے۔ وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے گھبرا جائے گا کیونکہ وہ سرچشمہ امید سے دور ہو گیا۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا کلام پڑھتا رہتا اور دیکھتا کہ خدا تعالیٰ نے کیا کیا وعدے دیئے ہیں اور پھر ان پر دل سے یقین رکھتا تو ایسا مضبوط ہو جاتا کہ کوئی مصیبت اسے ڈرا نہ سکتی۔ پس حقیقی عید سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پڑھے جائیں جو ان کو پڑھے گا وہ کبھی مایوس نہ ہوگا۔ دیکھو عیسائی باوجود مذہب کو کوئی وقعت نہ دینے کے انجیل پڑھتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو سونے نہیں دیتے جب تک انجیل کے بعض فقرات نہ کہلوائیں۔ مگر ہم میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں یہ بھی معلوم نہ ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات ایک جگہ جمع بھی ہیں یا نہیں۔ [۱۶] یہ تو بہتوں کو یاد ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ الہام فرمایا تھا کہ لیکھرام مارا جائے گا اور وہ مارا گیا۔ [۱۷] طاعون آئے گی اور وہ آگئی۔ [۱۸] مگر یہ تو دشمن کے متعلق کلام ہے۔ عجیب بات ہے اپنے متعلق جو الہامات ہیں وہ تو یاد نہ ہوں مگر طاعون کا آنا جو دشمنوں کے لئے ہے وہ یاد ہو۔ ماننے والوں کے لئے جو کلام ہے وہ خدا کی مدد اور نصرت کا یقین دلانے اور امید پیدا کرنے کے لئے ہے مگر اس کی طرف بہت کم توجہ کی گئی اور جس میں دشمنوں کے لئے عذابوں کی پیشگوئیاں ہیں وہ یاد ہیں۔ پس عید سے حقیقی فائدہ حاصل کرنے کے لئے یاد رکھو کبھی مایوس نہ ہونا چاہئے اور کبھی گھبرانا نہیں چاہئے کیونکہ ایمان اور مایوسی جمع نہیں ہو سکتے اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے قومِ کافر ہی مایوس ہوتی ہے۔ [۱۹] پس ہماری جماعت کے ہر

ایک فرد کو گھبراہٹ اور مایوسی سے بچنا چاہئے اور اس کے لئے حقیقی گر یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پڑھے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر کوئی ایک دفعہ بھی ان الہامات کو پڑھ جائے تو وہ مصیبتیں جنہیں وہ سمجھتا ہو گا کہ کچل ڈالیں گی ایک پر سے بھی ہلکی ہو جائیں گی۔ پس آج کے دن میں حقیقی عید کے متعلق جو نصیحت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام پڑھنے چاہئیں۔ جب ان کو پڑھو گے تو تمہیں اپنے مصائب اُڑتے نظر آئیں گے اور جو قربانیاں تم دین کے لئے کر رہے ہو ان کے متعلق معلوم ہو گا کہ تم خدا کو دے کیا رہے ہو اور تمہیں ملنے والا کیا ہے۔

اس کے بعد میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عید کے سچے مستحق بنائے۔ وہ عید تو ہو گی مگر ہم بھی اس عید کو دیکھیں' خدا کے کلام کو پھیلتا ہوا پائیں' اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پھیلے اور اس کے دین کی اتنی اشاعت ہو کہ دوسرے مذاہب اس میں بھسم ہو جائیں۔ (الفضل ۳۔ اپریل ۱۹۲۸ء)

۱؎ سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب صیام ایام التشریق۔ صحیح بخاری کتاب العیدین باب الاکل یوم النحر

۲؎ صحیح بخاری کتاب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج

۳؎ مسند احمد بن حنبل الجز الاول دارالمعارف مصر حدیث نمبر ۱۶۳' ۲۲۴' ۲۸۲۔ صحیح بخاری کتاب العیدین باب الاکل یوم النحر

۴؎ کرسمس کے ایام۔ ۲۵۔ دسمبر کو حضرت مسیحؑ کی ولادت کی خوشی منائی جاتی ہے۔ انسائیکلوپیڈیا ریلیجن اینڈ ایتھکس جلد ۳ صفحہ ۶۰۱

۵؎ المائدۃ ۱۱۵

۶؎ النمل ۷۶

۷؎ نماز عید ساڑھے نو بجے حضرت مسیح موعودؑ کے باغ میں پڑھی گئی۔ نماز پڑھنے کی جگہ کوتاہی سے ایسے مقام پر بنائی گئی جہاں شہد کی مکھیوں کے چھتے لگے ہوئے تھے اس لئے دورانِ خطبہ بہت بے لطفی پیدا ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو باغ سے باہر نکل کر

کھلے کھیتوں میں خطبہ پڑھنا پڑا۔ (الفضل ۲۷۔ مارچ ۱۹۲۸ء)

۸ے النحل: ۷۰، بنی اسرائیل: ۸۳، حٰمٓ سجدة: ۴۵

۹ے المائدة: ۱۱۵

۱۰ے المائدة ۱۱۶

۱۱ے رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تذکرہ صفحہ ۱۸ مطبوعہ الشرکتہ الاسلامیہ ربوہ۔ ۱۹۵۶ء

۱۲ے الوصیت صفحہ ۳ تا ۱۴

۱۳ے تذکرہ صفحہ ۶۴۳

۱۴ے تذکرہ شائع کردہ الشرکتہ الاسلامیہ ربوہ صفحہ ۴۱۰

۱۵ے تذکرہ صفحہ ۴۰۶ و صفحہ ۶۵۲ مطبوعہ الشرکتہ الاسلامیہ ربوہ ۱۹۵۶ء

۱۶ے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات، رؤیا و کشوف کا مجموعہ "تذکرہ" کے نام سے ۱۹۳۵ء میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل ہلالپوری نے ترتیب دے کر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے شائع کیا۔ دوسری مرتبہ ۱۹۵۶ء میں اس کا نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن مولوی عبداللطیف صاحب فاضل بہاولپوری نے الشرکتہ الاسلامیہ ربوہ سے شائع کیا۔

۱۷ے ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دشمنِ اسلام لیکھرام پشاوری کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی کہ وہ چھ سال کے عرصہ میں عبرتناک ہلاکت سے دوچار ہوگا۔ اس پیشگوئی کے کچھ عرصہ بعد آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ یہ نشان عید کے قریب واقع ہوگا۔ چنانچہ عین پیشگوئی کے مطابق یہ گندہ دہن دشمنِ اسلام چھ سال کے اندر عید کے دوسرے دن یعنی ۲۔ شوال بروز ہفتہ مطابق ۶۔ مارچ ۱۸۹۷ء ایک نامعلوم شخص کے ہاتھوں ہیبت ناک طور پر قتل ہو کر کیفر کردار کو پہنچا۔

(روحانی خزائن، تریاق القلوب) جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۷ تا ۳۹۸)

۱۸ے فروری ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ پنجاب میں خوفناک طاعون پھیلنے والا ہے (تذکرہ صفحہ ۳۱۸) چنانچہ حسب پیشگوئی ۱۹۰۲ء میں اس وباء نے سارے پنجاب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اس دوران میں حضور کو الہاماً بتایا گیا کہ

آپ کے سچے پیرو کار اس سے محفوظ رہیں گے۔ (روحانی خزائن، دافع البلاء صفحہ ۲۲۵، تا ۲۳۰، کشتی نوح صفحہ ا تا ۱۰)

۱۹ یوسف :۸۸